© rasailojaraid.com

سلطانِ محبت تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ مگر اسکی عدالت میں دل کی تقسیم کا کوئی قانون نہیں ہے۔ آپ کا دوست ہزار کج ادائیاں کرے۔ آپ کا دل محبت پرست اسکی شفاعت سے باز نہ آئے گا۔ لیکن آپ اس گوشہ نظر سے کیوں کر درگذر کر سکتے ہیں۔ جو آپ کی طرف نہیں بلکہ کسی دوسری جانب تھی۔ آپ کسی کی بے مہری کو تو گوارا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس خمار کو کیونکر دیکھ سکتے ہیں جو صحبت غیر کی شب بیداریوں سے پیدا ہوا ہو ــــ؟ اگر کبھی اس کوچے میں گذر ہوا ہے۔ تو اپنے دل سے پوچھ لیجئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ البتہ اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے مدرسہ سے باہر بھی کچھ سیکھنا ضروری ہے ــــ ع

کیں مسئلہ و نسخہ محمود و ایاز ست

قربانی کی حقیقت

ــــــ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ ــــــ

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں ہزاروں جانوروں کا ذبح ہو جانا خلاف عقل ہے کیونکہ ان کا گوشت کوئی نہیں کھاتا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ جناب من یہ تو محض بات مگر تفہیم (سمجھانے کے لئے عرض ہے۔ کہ اگر تمہاری سمجھ میں کسی چیز کا نہ آنا خلاف عقل ہونے کی دلیل ہے تو ہمارا آپ کا پیدا ہونا جس طریقہ سے ہے وہ بھی عقل کے خلاف ہے۔ اور اس کا امتحان یہ ہے۔ کہ ایک بچہ ایسا تجویز کیا جائے کہ اسکی پرورش تہ خانے میں ہو اور اس کے سامنے کبھی اس کا تذکرہ نہ کیا جائے کہ آدمی کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ تو ہرگز اسکی عقل میں نہ آئے گا۔ اور ہم چونکہ رات دن دیکھتے ہیں سنتے ہیں۔ کہ اسی طریقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کو خلاف معلوم نہیں ہوتا ــــ تو جناب! ہم تو جب سے پیدا ہوئے ہیں ہمارے حالات ہی خلاف عقل ہیں۔ ہماری عقل تو بس کھانے کمانے کی ہے۔ ایسے ہی جیسے کسی بھوکے سے پوچھا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔؟ کہا چار روٹیاں۔ ایسے ہی عقل صرف اس قدر ہے کہ کھالو، پی لو۔ اور باتیں بنالو۔ جب اتنی عقل ہے تو اسرار شریعت کہاں سے سمجھ میں آئیں۔ ایسے ہی نفسِ اضحیہ بلا تقسیم لحم کے (محض قربانی کرنا۔ جس گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے۔) بھی حکمت ہے۔ اگر ہماری عقل میں نہ آئے تو قابل انکار کیسے ہوگی۔ اور اس لئے ہمارے (علماء کے) ذمہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اسکی حکمت و راز کو بیان کریں۔ لیکن تبرعاً بتائے دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ سنت ابراہیمی کا اتباع ہے۔ اور شئے محبوب کا انفاق مقصود ہے۔ (قربانی اصل میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی

© rasailojaraid.com